ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ + بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم + سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ / بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی نام | پیشگی چار روپے / معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

جلد ۱۱ | ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مطابق سنہ ۶۸ الفصیلت | نمبر ۸ و ۹

کس بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا + چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہماں جائے بود
افتادہ قول او در جان ما | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ما
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بفضلہ وکرمہ بخیر وعافیت ہین درس قرآن شریف جاری ہے حضرت صاحبزادہ صاحب بمعہ تمام اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام بخیر وعافیت ہین حضرت میر ناصر نواب صاحب معلوم نہین کہ کس جگہ ہین کیونکہ ایک دینی خدمت کی انجام دہی مین وہ ایسے جوش کے ساتھ مصروف ہین کہ کبھی کوئی خط لکھنے کی بھی پرواہ نہین کرتے تعجب ہے کہ ... ان کے احباب بھی ان کے متعلق کوئی خط نہین ... ن کا خیال ہوتا ہو گا کہ میر صاحب خود لکھتے رہتے ہون گے ایک مہمان سے سنا گیا ہے کہ ضلع لائلپور مین آپ دورہ لگا رہے ہین اور امید کی جاتی ہے کہ یوم عید الضحیٰ تک یہان تشریف لے آویں۔ ایک نو وارد مہمان جناب ظہیر بدایونی کی خاطر ایک بزم مشاعرہ گذشتہ جمعرات کو منعقد ہوئی جس کی تفصیلی کیفیت اگلے اخبار مین ہدیہ ناظرین کی جائیگی انشاء اللہ۔ جیسا کہ پہلے سے اطلاع کی جاچکی ہے جلسہ سالانہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو ہو گا۔ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کے دن ہون گے۔ ہفتہ گذشتہ مین بابو امیر الدین صاحب چنیوٹ سے۔ ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ شیخ نور احمد صاحب احمدی کہاہ والے اطلاع دیتے ہین کہ گذشتہ ماہ رمضان المبارک مین ان کی صاحبزادی فاطمہ بی بی کا نکاح شیخ محمود دوکاندار قادیان کے ساتھ مبلغ دو سو روپیہ حق مہر پر ہوا حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نکاح خوان تھے۔

عید الضحیٰ قریب ہے امید ہے کہ احباب کہان قربانی کی قیمت اور چندہ عید فنڈ حسب معمول بھیجکر ثواب دارین حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے۔

دعا مطلوب میان والی سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پھر علیل ہین اللہ تعالے شفا دیوے۔ احباب توجہ سے دعا کرکے مشکور کرین۔

سید محمد حبیب شاہ صاحب بنارس پر مخالفین نے یورش کی ہوئی ہے احباب دعا کرین کہ خدا تعالے سید صاحب کا حافظ وناصر ہو۔

درخواست جنازہ میان امام دین صاحب جہوکے سے اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہین۔

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۲ء

تحفہ رمد جس آپ تاب سے ہمیشہ چھپتی ہے۔ اب بھی چھپ کر طیار ہو گئی ہے دربار کے متعلق بہت سی مفید باتین درج کی گئی ہین دربار کا نقشہ بھی ہے۔ قیصر و ملکہ کی تصاویر۔ ان کے شجرہ نسب چغتائی سلاطین کے حالات۔ عیسوی۔ ہجری۔ ہندی سنون کے علاوہ سنہ الٰہی بھی درج ہے ان تمام خوبیون کے علاوہ قیمت صرف ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ نامی پریس شہر کان پور۔ قابل دید اور قابل رکھنے کے یہ جنتری ہے۔

دافع البلاء والطاعون والوباء

ایک مختصر رسالہ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن نے چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے اللہ تعالے انہین جزائے خیر دے اور لوگون کو بالخصوص حیدرآبادیون کو اس کے پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

الخطبۃ

ایک صاحب جو سندھ کیطرف محکمہ ڈاک مین ملازم ہین اور مبلغ للعہ ماہوار مشاہرہ پاتے ہین نوجوان احمدی ہین اور نکاح کے خواہان ہین خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

کون صاحب ہین؟

کوئی صاحب کارڈ لکھتے ہین۔ کہ میرا وی پی فروری مین ہوا اور جون کہ شیخ محمد شفیع مبلغ ۔عا۔ روپے سالانہ دیتے ہین اسواسطے مین مبلغ سے سالانہ دونگا۔ اپنا نام نمبر پتہ اور مقام کچھ نہین لکھا۔ تعمیل کیونکر ہو۔

شکریہ

شیخ محمد افضل صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کی ہمشیرہ کا نکاح شیخ سلامت علی صاحب رئیس جہال پور سے ہوا۔ شیخ سلامت علی صاحب نے اس مبارک تقریب پر مبلغ ... لائبریری احمدیہ پٹیالہ کو عطا فرمائے ہم شیخ صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ شیخ صاحب موصوف کی شادی الٰہی برکات کا موجب ہو

خاکسار محمد مرتضیٰ خان سکرٹری انجمن احمدیہ۔ پٹیالہ ۲۲

ضرورت ملازمت

خاکسار پرائمری پاس شدہ اور لیاقت دار آدمی ہے اور علم عربی سے بھی کچھ واقف ہے اور خاکسار کو نوکری کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے اخبار وغیرہ کے دفتر مین خواندہ آدمی کی ضرورت ہو یعنے ڈاک وغیرہ روانہ کرنے والا منشی کی جگہ خالی ہو تو پتہ ذیل سے خط وکتابت کرے یا کسی دیگر جگہ کوئی خواندہ آدمی درکار ہو۔ تو بذریعہ خط پتہ کرلیوے

منشی نور محمد احمدی از موضع میانی ڈاکخانہ جاری ضلع جہلم

اعلان منجانب انجمن ترقی اردو

ایک عرصہ سے انجمن کا کام بند تھا اب میز ... شروع کردیا ہے اور امید ہے کہ وقتاً فوقتاً انجمن کا کام جاری رہے گا اسوقت تک ... ارکان اعانت کا مرتب ہو اس کے لحاظ سے ۱۰۴ ارکان نے اعانت مین شرکت فرمائی ہے۔ ارکان عام وہ ارکان ہین جن صاحبون نے براہ ہمدردی ان شرائط سے اعانت فرمائی ہے کہ انجمن کی نگرانی مین جو کتب مین تیار ہون گی (بشرطیکہ ان کی قیمت یک سال مین پانچ روپے سے زیادہ نہ ہو) وہ خرید فرمائین گے یا اس کام مین مدد دین گے اور کم از کم دس ایسے خریدار بہم پہونچائین گے۔ چونکہ اس کی منظوری کو عرصہ گذر چکا ہے اور عجب نہین ہے کہ اس مدت مین صاحبان موصوف کے قیام اور عہدہ مین تغیر عظیم پیدا ہو گیا ہو اسلئے اس کی ضرورت ہے کہ صاحبان موصوف اپنے اپنے اسمائے گرامی سے بقید مقام سکن وعہدہ منظوری اعانت سے مطلع فرمائین گے۔ تاکہ خط وکتابت اور روانگی کتب مستندہ مین آسانی ہو

۲ - ان صاحبان سے بھی امید ہے کہ جن صاحبون نے حسب ایماء انجمن ترجمہ یا کتب مین تیار کین اور کسی خاص وجہ یا انجمن کے کام بند ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ ہوسکی یا نامکمل رہ گئی ہین ان کی تفصیلی حالت سے بھی مطلع فرمادین تاکہ اس کی اشاعت کے لئے انجمن سے توجہ کی جاوے۔ تو امداد انجمن حسب طلب ادا کیجاویگی۔

محمد عزیز مرزا آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو آل انڈیا لکھنؤ

اٹلی کے مہمان

آج کل سات ستارے مدار آسمان پر نمودار ہین کہتے ہین یہ نحوست کی نشانی ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ نحوست کس کے واسطے ہے۔ ظاہر ہے کہ سب سے بڑی نحوست تو آج کل اٹلی والون پر پڑ رہی ہے (۱) خزانے خالی ہوگئے (۲) کروڑون روپیہ کی زیر باری ہوئی (۳) ہزارون جوان مرد قتل ہوئے (۴) ملک مین بیماری ہر طرف پھیلی ہوئی (۵) تجارت خاک مین مل گئی اور تاجر خودکشی کررہے ہین (۶) ایشیا تو ادھر رہا خود یورپ کے تمام ممالک کے اخبارات لعنت و نفرین بھیج رہے ہین (۷) تھوڑی عزت جو قائم تھی۔ وہ بزدلی نے غارت کردی۔ سب مین ہلچل ہوگئی۔ آئندہ کے واسطے رعب گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سب دکھ مین لقمے کی طرح مین اٹھائے ہوئے۔ دونی ... آیا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سیارون ستارے اپنی ہی نحوستون سمیت اٹلی کے مہمان ہین۔

خواجہ صاحب

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر اسلام اور علوم جدیدہ پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس مین آئیندہ ۲۸ دسمبر کو ہوگا الٰہ آباد مین ... صاحب کے ممدد کانفرنس نے خاص طور پر مدعو کیا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب [illegible] قادیان [illegible]

کلامِ مسیح موعودؑ

(پُرانی نوٹ بُک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رُک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخوت ہے۔ مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبّر ایک دیوار کیطرح اُن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آوینگے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

کلام امیر

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

ذکر ہؤا۔ کہ ایک جگہ بعض مخالفین نے احمدیوں کا پانی کنوئیں سے بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اس پانی کو کون بند کر سکتا ہے۔ ایک جگہ نہ پیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالےٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دُعا کرکے احمدیوں کے گلے بند کرادیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ جاسکے +

خدا پر توکل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آسے دن کے مشکلات کو رفع کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر آٹھ آنہ فی کس چندہ لگا دیں +

فرمایا۔ مَیں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک بچے کے مُنہ سے

فرمایا۔ مجھے وہ لذت اب تک نہیں بھولتی جبکہ بہت مدّت کی بات ہے ایک دفعہ دہلی گیا۔ مَیں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اُس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محلہ میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچہ سات آٹھ سال کی عمر کا مَیں نے دیکھا۔ مجھے اُسکے ساتھ اُنس محسوس ہؤا۔ قلب قلب کو پہچانتا ہے۔ مَیں نے اُس سے اُس مکان کے متعلق پُوچھا۔ اُس نے تبلایا۔ پھر مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھتے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ قرآن پڑھتے ہیں۔ حدیث پڑھتے۔ مَیں نے کہا اچھا کوئی حدیث سُناؤ۔ اُس نے نہایت سنجیدگی اور فصاحت سے کہا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم المسلم مراۃ المسلم۔ ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتا دے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچّے کے مُنہ سے اس حدیث کو سُنکر مجھے وجد آگیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندے کو معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو معدوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ انسان جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالےٰ سے ڈرے +

سورج گرہن سے سبق

فرمایا۔ سورج گرہن کو دیکھ کر یہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے رسولوں کو سُورج بھی کہا ہے۔ اور قمر بھی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ ظاہر سے باطن کیطرف جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ سُورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رُک گئی تو آپ گھبرا اُٹھے کہ کہیں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اس طرح کم نہ ہو جائے۔ اور رُک نہ جائے۔ گھبراہٹ کے وقت دُعا اور تضرّع اور خیرات و صدقہ سے کام لینا چاہیئے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا تضرّع۔ خیرات اور صدقہ سب سے کام لیا۔ اور دُعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دُعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور آپؐ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوف خسوف خدا تعالےٰ کے نشانات میں سے ہے۔ جو بندوں کو دکھایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ بڑی بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالےٰ تاریک کر سکتا ہے +

علم حدیث کے پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا بہت موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر پھیلا تھا اور یہ کہ اس سے انسان کی عقل بڑی تیز ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف اقوال سُنتا ہے۔ کسی کو ترجیح دیتا ہے۔ کسی کو ضعیف ٹھیراتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرنے والا آدمی اللہ تعالےٰ کو رضامند کر ہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہوگئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہوگئے ایسا ہی اَور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مُسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی اَیسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو جائینگی۔ اور خدا تعالےٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

کھانے کے متعلق آداب

فرمایا - اسلام نے کھانے کے متعلق جو آداب سکھائے ہین - ان مین سے ایک یہ بات ہے کہ کھانے کے پکنے کے انتظار مین میزبان کے گھر نہین جانا چاہیئے وہان بیٹھ کر کھانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہین اس مین میزبان کے واسطے تکلیف ہے وہ کھانے کا انتظام کرے یا میزبان کی خاطر کے لئے اس کے پاس بیٹھ دوسری بات یہ ہے کھانا کھا کر باتین کرنے کے لئے بیٹھ نہین رہنا چاہیئے - تیسری بات یہ ہے کہ اپنے آگے سے کھانا کھائے - اِدہر اُدہر ہاتھ نہین مارنا چاہیئے - چوتھی یہ بات ہے کہ جو کھانا پسند نہ ہو اس کی مذمت نہین کرنی چاہیئے ہان اُسے چپ چاپ الگ رہنے دین - افسوس ہے - کہ بعض لوگ اپنے گھر مین اسی واسطے لڑائی لگائے رکھتے ہین کہ کھانا ان کو پسند نہین آیا - بورڈنگ مین بچے اس پر لڑ پڑتے ہین یہ ٹھیک نہین ہے - آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ جو کچھ میسّر آئے اُسے کہا لیتے اعلیٰ درجہ کی چیز ملتی وہ بھی کہا لیتے ادنےٰ درجہ کی شے ملتی وہ بھی کہا لیتے کسی خاص شے کی پابندی نہ کرتے یہ سادگی اور بے تکلفی کی عادت آپ کی لباس کے معاملہ مین بھی تھی جیسا مل گیا ویسا ہی پہن لیا - کوئی تکلف نہ تہا - دعوتون کے عجائبات مین سے ایک واقعہ ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کہ پانچ آدمی آوین - اور پانچوین آپ ہون آپنے اس کی دعوت قبول فرمائی - اسکے مکان پر جاتے ہوئے راستہ مین ایک چھٹا آدمی ساتھ ہو لیا جیسا کہ لوگون کی عادت ہے - کہ بزرگون کے ساتھ ہو جاتے ہین - جب حضور علیہ السلام میزبان کے دروازے پر پہونچ تو آپ کھڑے ہو گئے اور میزبان کو کہا کہ یہ آدمی زائد آیا ہے اسکو ہم نے ساتھ نہین لیا ہے تمہارا اختیار ہے کہ اسے اندر جانے کی اجازت دو یا واپس کر دو - کیسی سادگی اور صفائی ہے آجکل کوئی مہمان سے پوچھے کہ کتنے آدمی ہونگے - تو ہتک سمجھی جاتی ہے - غرض دعوت کے آداب مین سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ -

سوراخ مین سے نہ جھانکو

فرمایا - بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے - کہ دوسرون کے گھرون مین سوراخ مین سے جھانکتے ہین - یہ منع ہے اور اُس کے دو نقصان ظاہر ہین ایک گناہ اور دوسرا حیرانی کا مرض -

ایک ضروری مسئلہ

فرمایا - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیون کے سوانح مین انسان کو بے دھڑک کوئی بات نہین کرنی چاہیئے اس سے گناہ گار ہو جانے کا اندیشہ ہے مورّخ کو چاہیئے کہ اس معاملہ مین بہت احتیاط کرے اور سوچ لے کہ ایسے معاملات مین بات کرنے کی شریعت نے کہان تک اُسے اجازت دی ہے -

خدا سے کچھ مخفی نہین

فرمایا - کوئی کام کرو ظاہر یا چھپ کر - خداوند تعالےٰ سے کوئی مخفی نہین ہے -

ہر عورت کو گھر مین نہ آنے دو

فرمایا - شریعت نے اجازت نہین دی کہ ہر قسم کی عورت ہمارے گھرون مین اس واسطے چلی آیا کرے کہ وہ عورت ہے بلکہ صرف اپنے طرز کی عورتون کے واسطے گھر مین آنے کی اجازت ہے -

آنحضرت کے احسان

فرمایا - ہم نے طب کی کتابون مین پڑہا ہے ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام لقضئی نرمی - جس مین انسان مان کے پیٹ مین سُنی ہوئی یا اس کی گودی مین سُنی ہوئی بچپن کی باتین بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے - کہ ایک عورت جرمن زبان مین ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تہی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات مین لگا - کہ اس کا سبب کیا ہے - تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھوٹی مان کی گود مین تہی تو جس گھر مین وہ رہتی تھی وہان ایک جرمن پادری تھا - جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے مین جانے سے قبل بطور مشق کے اپنے گھر مین علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تہا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان مین پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا - دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہین کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان مین سب سے اول اذان کی آواز پہونچانے کا حکم دیا ہے جسمین توحید نماز اور نجاۃ انسانی سب کچھ آجاتا ہے - معلوم نہین کہ قیامت مین کیا تغیرات ہون اور اس وقت کا سُنا ہوا کام آجائے -

کسی قوم کے لیڈر نے اپنی اُمت کے واسطے ایسی نیکیون کا سامان نہین کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے -

میرے دل مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی محبّت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے - کہ آپ کے ہم پر کس قدر احسانات ہین -

ہر کام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو استخارہ کرنا سکھایا ہے - یہ کتنا بڑا اکرم اور غریب نوازی ہے -

مُصیبت کے وقت انّا للّٰہ سکھلایا ہے جس سے تمام مصیبتون کے پہاڑ اُڑ جاتے ہین -

ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھلایا ہے -

کتاب وہ دی ہے کہ کسی کی طاقت نہین کہ ایسی کتاب پیش کر سکے کتنے بڑے احسان ہین مسلمانون کو چاہیے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود پڑہا کرین -

اللّٰھُمَّ صلِّ علٰے مُحَمّد وعلیٰ آلِ مُحمّدٍ وبارک وسلم انّک حمیدٌ مجیدٌ -

قبر کا معاملہ

فرمایا - یہ کیا فقرہ مشہور ہو گیا ہے - کہ قبر کا عذاب برحق ہے - کیا قبر مین عذاب ہی عذاب ہے - اور راحت کچھ نہین یون کہنا چاہیئے - کہ قبر کا معاملہ برحق ہے - صرف عذاب کی تخصیص کرنا درست نہین

فجر کی سنتین خفیف کرو

فرمایا - صبح کی دو سنتین بہت خفیف پڑہنی چاہئین بعض لوگ غلطی سے فجر کی سنتین بہت لمبی پڑھتے ہین - حالانکہ حدیث شریف مین تو مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی سنتین پڑھتے تھے - تو لوگون کو شبہ ہوتا تھا کہ الحمد شریف بھی پڑہی یا نہین -

---

المفتی

---

۳۴۳ داماد سے کچھ لینا جائز ہے

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ ناطہ کے وقت داماد سے کچھ روپیہ لیتے ہین کیا یہ شرعاً جائز ہے -

فرمایا - جائز ہے -

۳۴۴ گم شدہ خاوند

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرۃ خلیفۃ المسیح ؑ نے فرمایا کہ خاوند کے نامعلوم الخبر ہونے کی صورت مین اگر عورت کے واسطے گزارے کی صورت موجود ہو تو چار سال تک انتظار کرے ورنہ ایک سال کے بعد دوسری جگہ نکاح جائز ہے -

۳۴۵ غیر احمدی کا جنازہ

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ہم غیر احمدی کے ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑہین

لیاکریں۔

فرمایا۔ یہ خطرناک بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کریں گے کہ اسے خدا اس شخص نے تیرے مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسکو جنت نصیب کر۔

رسیدِ زر

(۶ - نومبر ۱۹۱۱ء)

منشی قدرت اللہ صاحب ۲۴۳ عہ میاں میراں بخش صاحب ۲۹۱ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ منشی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ عہ
ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ منشی منصب علی صاحب ۴۲۴ للعہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۴۵۰ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۵۲۷ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰۴ للعہ منشی ہمزار خان صاحب ۷۰۵ للعہ
سکرٹری انجمن احمدیہ مردان ۶۸۶ للعہ منشی کلن خان صاحب ۷۲۴ للعہ
میاں خیرالدین خان صاحب ۷۴۳ للعہ شیخ سخاوت علی
منشی عبدالرحمان صاحب ۸۵۵ للعہ صاحب ۸۶
بابو برکت علی صاحب ۹۷ للعہ
چراغ الدین صاحب ۹۸ عہ
خواجہ جمال الدین صاحب ۱۱۲۱ للعہ
منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ للعہ
میاں عبدالعزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ
چودہری محمد حیات خان صاحب ۱۵۶۱ عہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ للعہ عبدالکریم خان صاحب ۲۲۰۲ للعہ
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ

۷ - نومبر ۱۹۱۱ء

مولوی عزیز بخش صاحب ۵۴ للعہ چودہری محمد حسین صاحب ۲۷۲ للعہ
بابو محمد اکبر صاحب ۷۱۶ للعہ شیخ عبدالواحد صاحب خان ماں ۷۶۲
قاضی محبوب عالم صاحب ۸۲۴ للعہ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۱۱۱۵ للعہ
بابو روشن دین صاحب ۱۲۹۴ للعہ منشی یوسف علی صاحب ۲۰۶ للعہ

۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالعزیز صاحب ۷۷ للعہ چودہری الٰہ داد خان صاحب ۲۷۵ للعہ
مولوی کرم داد صاحب ۳۲۹ للعہ چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۲ للعہ
ذوالفقار علی خان صاحب ۵۳۲ للعہ منشی عبدالعزیز صاحب ۱۳۰۷ عہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۷ للعہ منشی محمد حسین خان صاحب ۱۸۵۵ للعہ
مرزا رسول بیگ ۲۲۷۳ للعہ بابو قاسم علی صاحب ۲۳۷۸ عہ

۹ - نومبر ۱۹۱۱ء

چودہری محمد نواب خان صاحب ۱۴ للعہ سید اسداللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ

منشی نبی بخش صاحب ۹۱۳ للعہ بابو محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۳۰ للعہ غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ للعہ
بابو عطا محمد صاحب ۵۴۶ للعہ منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ عہ

۱۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

بنجانہ بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۵۳ للعہ
بابو فخرالدین صاحب ۶۲ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۹ للعہ
ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ مرزا رحم علی صاحب ۳۸۸ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۴۷۶ عہ مولوی جلال الدین صاحب ۷۲۳ للعہ
منشی شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۸۱۴ للعہ منشی غلام مصطفٰے صاحب ۱۵۸۷ للعہ
چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۲۷۸ عہ منشی امیرالدین صاحب ۱۲۰۵ للعہ
خان محمد خان صاحب $\frac{2198}{302}$ للعہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
شیخ نظام الدین صاحب ۳۵۸۴ للعہ محمد شریف خان صاحب ۲۶۱ للعہ

۱۱ - نومبر ۱۹۱۱ء

محمد جمال الدین صاحب شوپیاں عہ
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۴۵ للعہ
محمد صدیق صاحب سکوٹ دہر ۱۸۸
بابو سردار احمد صاحب ۲۵ للعہ
حافظ نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۷ عہ
مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ
چودہری نواب الدین صاحب ۲۶۷ للعہ
میاں وزیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ
بابو صالح محمد صاحب ۵۹ للعہ بابو خیرالدین صاحب ۶۹۵ للعہ
چودہری نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ

۱۳ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ۶ للعہ
محمد عبدالحمید صاحب ۱۲۸ للعہ میاں صدرالدین صاحب ۴۳ للعہ
چودہری غلام احمد خان صاحب ۲۷۶ للعہ منشی فضل حق صاحب ۴۲۰ عہ
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹ للعہ چودہری عمرالدین صاحب ۶۴۵ عہ
سید محمد عبدالواحد صاحب ۶۷ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۸۲۲ للعہ
بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ منشی محمد اسحاق صاحب ۹۵ عہ
سیٹھ موسےٰ صاحب ۱۲۰۷ للعہ چودہری محمد شریف صاحب ۱۳۸۱ للعہ
منشی احمد دین صاحب $\frac{2152}{956}$ للعہ شیخ نظام الدین صاحب عہ

۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں محمد صاحب ۲۱۹ للعہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳۳ عہ
ملک رحیم شیر محمد خان صاحب ۴۳۳ للعہ بابو محمد شفیع صاحب ۶۷۲ للعہ
چودہری غلام حسین صاحب ۶۸ عہ چودہری غلام محمد صاحب ۹ للعہ

ڈبل اخبار

یہ چوتھا ڈبل اخبار ہے۔ جو کہ بمعہ ضمیمہ بیس صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے آیندہ اخبار معمولی اوراق پر شائع ہوا کریگا۔

(ایڈیٹر)

تنباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تنباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے۔ بلکہ آج سے پانچسو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تنباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تنباکو" ٹوبیکو سے نکلا ہے۔ ٹوبیکو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب نئی دنیا دریافت کی گئی تھی تو اسوقت کم بخت تنباکو کا بھی پرانی دنیا کو علم ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے عہدِ حکومت میں ایک مشہور و معروف جہازران سر رالے نامی اول اول تنباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہو کر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تنباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیا کرتا تھا مگر ایک دن اس کے ایک ملازم نے خلاف معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آیا۔ قبل ازیں کہ سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر انڈیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہوگیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تنباکو پینے لگے جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت بد میں مبتلا ہوتے گئے۔ مگر شاہ جیمس اول تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جابجا تنباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کردی۔ اور اس کی روک تھام میں سر توڑ کوشش عمل میں لائے۔ اِدھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تنباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت سی مذہبی پیشواؤں نے بھی مقدور بھر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت باوا نانک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فرقے بھی آپ کی تقلید پر کمربستہ ہو کر مذہبًا اسے ممنوع قرار دیتے تو شائد آج یہ اس قدر شائع و ذائع نہ ہوتا۔ پس اکیلا چنا کس طرح بھاڑ پھوڑ سکتا تھا۔ تنباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حدِ کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ اختراع کئے گئے۔ اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کرکے عوام

الناس نے اس کو تین درجوں۔ اوّل پینا۔ دوم کھانا۔ سوم سونگھنے پر تقسیم کیا۔ ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر قناعت نہ کر کے خشک اور رب ملا کر دو طریقوں پر اس کا استعمال شروع کیا +

برخلاف اسکے نئی روشنی سے منوّر جنٹلمینوں نے اس کو سگرٹ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کر کے حقے کے بھاری بھرکم بوجھ اور اسکی صفائی کی ذمہ واری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پرانی روشنی کے امیروں کیخاطر بنکروں نے خمیرہ۔ دوسیرا چوسیرا۔ لالہ شاہی۔ بنارسی۔ لکھنوی۔ مٹیا۔ کڑا۔ دورسا وغیرہ چونہ۔ ریہہ۔ سجّی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے۔ جو دس روپے سے لیکر چالیس روپے سیر تک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں۔ دوم تنباکو کھانے کا رواج زیادہ تر طبقہ اُمراء میں ہے۔ جو سپیاری اور چونہ میں ملا کر یا پان میں رکھ کر دن بھر جگالی کیا کرتے ہیں۔ اور ان نازک مزاج احباب کیخاطر جو جبڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لکھنو اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں۔ جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے مبرا نہیں۔ سوم۔ نسوار قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تنباکو سونگھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابل بیان ہے +

ناظرین آپ تنباکو کی اسقدر شہرت و غلبہ دیکھ کر یہ نہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کر کے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ پیشتر بھی لوگوں نے حتے المقدور اسکے انسداد میں بہت کچھ سعی کی۔ جو کچھ عرصہ مؤثر رہی۔ مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اٹھ گئی +

سب سے پہلے جیمز اوّل تنباکو کا جانی دشمن تھا۔ (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا۔ (۳) شاہِ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہمعصر تھا اس کا مخالف تھا۔ (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برخلاف وعظ کئے۔ (۵) روس میں پیٹر دی گریٹ (پیٹر اعظم) تنباکو پینے والوں کو پہلے سزائے تازیانہ۔ بعدہ ناک کی صفائی۔ اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزائے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا۔ (۶) روما۔ (دار الخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تنباکو پینے والے گرجے میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ بلکہ اسے پاس بٹھانا بھی گناہِ عظیم سمجھتے تھے۔ ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جا سکتی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے انسداد کے واسطے عمل میں لائی گئیں۔ مگر

لوگوں میں یہ عادت بد بھیڑ چال کے طور پر ترقی کرتی گئی۔ عوام الناس کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل کرنے لگجاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو۔ یہی جوئے کی کیفیت ہے۔ کیونکہ قمار بازی بھی صرف دیکھا دیکھی اختیار کر لیجاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانوناً قمار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ وبا حقہ سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے نتائج خوفناک ہیں مگر لوگ صرف ایکدوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مہذب قومیں زیادہ جوا کھیلتی ہیں۔ اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تنباکو عوارض کا گھر ہے۔ مگر پھر بھی پیئے جاتے ہیں اسکے نقصانات کو برائے افادۂ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اوّل قوّت شامہ کو جبراً ایک بدبودار غلیظ۔ زہریلی ہوا کے سونگھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ اس قوّت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ اس کا دھواں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ جس سے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور عقل کند ہو جاتی ہے۔ دماغ کی رگیں مُردہ اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ آخرکار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر مسلط ہو کر بعض اوقات سخت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے۔ دماغ اور قوّت شامہ کے بعد حلق۔ زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اور مشاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے۔ زبان کا ذائقہ رخصت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تنباکو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ دانتوں پر میل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ مسوڑوں کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کارآمد و نازک پُرزے ہیں۔ جنپر انسانی صحت و تندرستی کا دار و مدار ہے۔ تنباکو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے حلقہ بگوش اکثر تنگیٔ النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کا ہاتھ تو اس قدر دراز و خوفناک ہے کہ وہ انسان کو **غلامی کی کڑی زنجیر** سے جکڑ لیتا ہے یوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ ہی سنکر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ بیچارے تنباکو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ بگوش غلام ہیں۔ جو نہ تو اس کے بغیر دفتر جا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن داموں غلام ہیں۔ کھانا کھانے بیٹھیں یا رفع حاجت کو جائیں۔ اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اُتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اُمراء کے گھروں میں تو تیس تیس روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپیہ ماہوار تک تنباکو پر صرف کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے تنباکو کا خرچ ہی قومی درسگاہوں اور رفاہِ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں۔ تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متمدن و مہذب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں۔ حقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی وارداتیں ہوتی ہیں یہ بالکل سچ ہے کہ تنباکو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اور سربفلک عمارات جلکر تودۂ خاک ہو گئیں۔

مضر رسم و رواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی لیکچراروں کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے کم از کم ملک کی آیندہ نسلوں اور ان نوجوانوں کو تو خصوصاً اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جن سے ہندوستان کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دست بُرد اور خوفناک جھپٹ میں آکر تباہی کے گڑھے میں مُنہ کے بل گرنے کو ہیں ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے۔ چنانچہ صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے حال ہی میں مدارس میں لڑکوں کی سگرٹ نوشی کے خلاف سرکلر نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے متعلق بھی غالباً ایسا ہی حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے۔

آخر میں تنباکو کھانے۔ پینے اور سونگھنے والے اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حتے المقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرماویں اور ہمیشہ ان کو متنبہ کرتے رہیں کہ وہ اس خوفناک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پاویں۔ (وقت)

رسید زر

۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عبدالرشید صاحب ۱۲ تاجر	شیخ عبدالرحیم و محمد اسمٰعیل ۲ للعہ
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	حاجی امیرالدین صاحب ۶ للعہ
غلام محی الدین صاحب ۲ للعہ	شیخ رحمت اللہ صاحب ۹۰ للعہ
خانصاحب غلام حیدر خان ۲/۳ للعہ	مولوی محمد طفیل احمد صاحب ۱۹ للعہ
خادم علی صاحب ۲۱۵ للعہ	مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷۰ للعہ

اڈیٹوریل

اٹلی کی منافقت

ٹریپولی کے جنگ میں یسوعی اٹلی نے عجیب منافقت سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے اعظم کی تسبیح جھنڈے والے جہاز میں لٹکائی ہے۔ اور طرابلس پر قبضہ کرکے پوپ کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا طرابلس میں گاڑ دیا گیا۔ دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ لے گئے اور انہیں طرابلس میں شایع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔ عام مذہبی آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قایم کیجائینگی۔ ہرچند ہم اس امر کے قایل نہیں۔ کہ طرابلس کا جنگ کوئی مذہبی جنگ۔ یا جہاد کہلا سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انہوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی ہے تاکہ عیسائی دنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ پوپ جس کے پرانے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یار غمگسار اور دعاگو بنا ہے +

علماء دربار شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب قزلباش صاحب بالقابہ نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔ قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک نتائج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ سو اصلاح کے اگر یہ معنے ہیں کہ وہ دنیا کے بڑے لوگوں میں شمار ہونے لگیں تب تو مقصد حاصل ہے اور اگر اصلاح کے یہ معنے ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بنجائیں تو یہ اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ گزینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے علماء اب کہاں ہیں جو یہ کہہ سکیں ؎

سخن نزدم مراں از شہریارے
کہ ہستم بر درے امیدوارے

کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان حجام شاکی ہیں کہ بعض اخباروں والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکالدیتے ہیں جنمیں حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو۔ یا سلسلہ احمدیہ کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اسپر ہمارے دوست نے ایک آرٹیکل لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شایع کردیں۔ اور ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دنیادار جسے اپنی اخبار کی اشاعت مقصد اول ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا کرے۔ سنت اللہ کے مطابق پبلک ہنوز سلسلہ حقہ سے متنفر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔ حضرت نوحؑ نے حضور باریتعالے میں شکوہ کیا تھا۔ کہ لم یزدھم دعائی الا فرارًا۔ وہاں تو بلانے سے بھاگتے تھے۔ مگر اب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اشعار سناؤ۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو تو حالت وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام لو تو ان کے کان کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پرتاثیر ہے۔ اسواسطے اُسے نقل کردیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ سے ڈرتے ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی سہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ تعالے۔ میں تو ان اخبار نویسوں کا بھی مشکور ہوں۔ جو باوجود اس تغیر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر" تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاور ہو اور ان کی اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہے وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے کرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرح ایک پرجوش اور غیور احمدی۔ جنہوں نے ایکدفعہ ایک شہر کے معززین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی ہمیں سنایا کریں لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کس مومنانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے انسان فائدہ اٹھائے اسکا ذکر نہ کرے

یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ دیں۔ تو وہ شاکی ہوتا ہے +

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب اُن خواہش مندوں کیخاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں کردیتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی شکل خودبخود ان کے سامنے آجاتی۔ نئی روشنی کے لوگوں کو ہرنولی کے تیل سے نفرت ہے تو ہمارے لایق ڈاکٹر اُن کے لئے کسٹر آئل کا نسخہ لکھدیتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی غیور طبیعت کو یہ کب برداشت تھی۔ ممکن ہے کہ ایک احمدی حالات وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آوے لیکن ایسا اقرارنامہ لکھدینا عاشقان یار سے ناممکن۔ ؎

من نہ آنم کہ ترک او گویم
جان من ہست یار مہ روئیم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو اس معاملہ میں اُن کے حال پر چھوڑنا چاہیئے۔ اس بارے میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ چاہیں اخیر میں بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔ اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے +

عسل مصفّٰی ہو رہا ہے

مذکورہ بالا دوست عسل مصفّٰے کی تعریف میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں لیکن اُس کے چھاپنے سے کیا حاصل جبکہ عسل مصفّٰے کسی خریدار کو ہزار تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ مکھی جس نے عسل طیار کیا تھا۔ اس فکر میں ہے۔ کہ اُس عسل کو جبتک زیادہ مصفّٰی نہ کرلے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے نہ کسی اور کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبینہ عسل خوری کے فکر میں ایسی مستغرق ہے۔ کہ اس عسل کی صفائی کا وقت ہی نہیں آتا۔ خدا اُسے توفیق بخشے کہ وہ جلد اس دینی خدمت کو پورا کرسکے +

سفر ریل میں عورتوں کو مشکلات

جب زمانہ ترقی کرتا ہے ۔شرارتوں کو روکنے کے نئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شریر اپنی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتداء سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے ۔ہمارے عیسائی مہربان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کچل دیا ہے ۔ مگر تعجب وہ سر جتنا موٹا اور موذی یسوعی دنیا میں ہے اتنا اور کہیں کہائی نہیں دیتا ۔ پورانے زمانے میں سفر کرنا کیسا مشکل تھا ۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا ۔ خدا خدا کر کے ریل بنی ان صعوبتوں سے آدمی بچا تو اب ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بیچاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں ۔جن کی گاڑی مردوں سے علیحدہ تو اس واسطے رکھی گئی ہے ۔کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دُکھ کی مورت بن گئی ۔ ڈاکو زن جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتی ہے ۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں دروازہ گاڑی کے ساتھ پائدان پر کھڑے ہو جاتے ہیں ۔جب ریل تیز ہوئی جھٹ اندر گھس گئے ۔ اب غریب بیکس بے بس عورتوں کا مجمع ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے ڈاکو کھڑا ہے کیسا خوفناک نظارہ ہے ۔جان کا خوف دلا کر سب کا زیور اُتروا لیا ۔ اور چلتی ریل سے اُتر کر بھاگ گئے اور جنگل میں پنہاں ہو گئے ۔ ریل کی ہر گاڑی میں ایلارم کا زنجیر ہوتا ہے مگر دیسی عورتوں کی جہالت کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اوپر اُٹھنا مشکل ۔سب سہمی ہوئی بیٹھی رہتی ہیں آئے دن اس قسم کی وارداتوں کی خبریں سُنی جاتی ہیں ۔ اب تازہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں کئی عورتیں اسی طرح قزاقوں نے لوٹ لی ہیں ۔ محکمہ ریل کو چاہیئے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے ۔

لارڈ کرزن و ایران

۱۵ - نومبر ۱۹۱۱ء کو پرشین سوسائٹی کا جلسہ ضیافت لنڈن میں منعقد ہوا لارڈ ویمنگٹن نے صدارت فرمائی ۔ وزیر ایران ۔ لارڈ کرزن مسٹر امیر علی اور اینگلو پرشین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لارڈ ویمنگٹن نے شاہ ایران کا جام صحت تجویز کیا ۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوسائٹی کا مقصد انگلستان اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے ۔ مسٹر امیر علی نے مہمانوں کا جام صحت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اور مسلمانان ہند خصوصیت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں ۔ اور اسلئے برطانیہ عظمے سے اُمید ہے ۔ کہ وہ ایران میں نئی جان ڈالنے کی کوششوں کو دوبالا کر دیں گے ۔ لارڈ کرزن نے جواب دیتے ہوئے ایران کی سابقہ عظمت کا بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عنصر موجود ہیں ۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں اس نے اس قومی سپرٹ کی طاقت کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے چونکہ اہل ایران نے نئے عہد کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے انکی حوصلہ افزائی کریں ۔ گورنمنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے ۔ روسیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روسی مدبران نے غالباً جائز احساس سے بڑھ کر کام لیا ہے لیکن ویل کی ڈپلومیسی کسی طرح بھی دانشمندانہ نہیں ہے ۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کرے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا ۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انگلستان ایران کے برخلاف ہے ۔ ہر انگلشمین یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقاعدہ طریقہ سے ہو اور وہاں کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو ۔ دُنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پورا حق رکھتے ہیں ۔ اور ان کے ساتھ عہد و پیمان قائم رکھا جانا نہایت ضروری ہے ۔ جب انہیں اپنی نجات کے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم اس کی مدد کریں ۔مسلمانوں کی وفاداری اور قناعت ہماری حکومت ہند کے زبردست ستون ہیں سو ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلینڈ میں ان کے سچے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے ایثار اور کوشش کرنے کو ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہونی چاہیئے ۔

کیا حیدرآباد کے وزیر اعظم مسلمان ہیں

آجکل اخبارات میں یہ خبر گشت ہو رہی ہے ۔کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم حیدرآباد دکن نے حضور نظام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور یہ کہ آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں النعتیہ اشعار فرمائے ہیں اور اپنی نواسی کی شادی حیدرآباد دکن کے ایک نواب کر دی ہے ۔ اس خبر پر اکثر مختلف خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا معمہ ہے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے ۔ تو اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ۔ مہاراجہ بہادر کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدرآباد سے ہے ۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اس خبر سے پہلے جبکہ غوثیہ بیگم صاحبہ سے انہوں نے نکاح کیا تھا اسوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے تھا ۔ کہ کسی مسلمان عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے ۔

اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اُسوقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے سنا تھا کہ "شاہنشاہ اکبر کا جواب ہے "

خیر ۔ ایسے خوش فہم حضرات کو اسی وقت یہ غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ دقت اور پریشانی نہ ہوتی ۔ رہا یہ کہ بقول " آبزرور " مہاراجہ بہادر اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے ۔ " آیا وہ مسلمان ہیں "

اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی ہوگا کہ جو تمدنی پالیسی سارے ہندوستان میں چل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹتی جاتی ہیں اس سے حیدرآباد کی سرزمین بھی خالی نہیں ہے سینکڑوں کیا ہزاروں مثالیں ہم کو حیدرآباد سے باہر انگریزی راج میں دکھائی دیتی ہیں ۔

سرکین السلطنت مہاراجہ کا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو مُوحّد کہتے ہیں ۔ باقی اُمور جاننے والے جانتے ہیں ۔ (دکن)

رسید زر

مورخہ ۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ للعہ چودہری دولت خان صاحب ۱۶۶۴ للعہ

بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ للعہ

مورخہ ۱۵ - نومبر ۱۹۱۱ء

مفتی فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر عہ/ منشی کرم الٰہی صاحب ۲۸۳۰ ع۸/

ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ عہ بابو غلام حسین صاحب ۴۴۵۶ عہ

حافظ عبد المجید صاحب ۴۴۵۸ عہ چودہری حاکم علی صاحب ۹۸ صہ

عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ ے ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ للعہ

میاں خدا بخش صاحب ۵۹ ع۸/ میاں غلام حسین صاحب ۹۴۹ للعہ

امیر احمد صاحب تاجر کتب اول پنڈی عہ

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۱ء

صاحب خان بزریا صاحب ۲۸۳۳ عہ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۹ للعہ بابو حیدر علی صاحب ۹۴۲ للعہ

منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۴ ع۸/

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید حیات علی شاہ صاحب ۱۹۲ للعہ منشی محمد الٰہی صاحب ۴۱۳ للعہ

منشی قدرت اللہ صاحب ۷۱۸ للعہ منشی ولی محمد صاحب ۷۶۹ ع۸/

مولوی غلام مرتضےٰ صاحب ۱۳۵۰ للعہ میاں غلام امام صاحب ۱۵۴۴ للعہ

چودہری عنایت صاحب ۱۷۱ للعہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲ للعہ

ایچ ۔ ای ۔ منصور صاحب ۲۸۳۴ للعہ

جنگ طرابلس کے متعلق

عربی۔ ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہین کہ اس جنگ نے یورپ بہر کی تجارت پر جو تزلزل ڈالنا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصادی دنیا ہو کہلا گئی ہے۔ ٹرکی نے آبنائے باب المنوب تک ساحل کی روشنیان بجھا دی ہین۔ اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیان بجھادین جس سے تمام آنے جانے والی تجارتی کشتیان گھٹا ٹوپ اندھیرون مین ٹھوکرین کھاتی پھرتی ہین چنانچہ ہر گوشہ سے اس کی شکایتین آ رہی ہین یہ بھی واضح رہے کہ ٹرکی نے تمام حیوانات اور غلہ جات کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دی ہے اور اس پر خصوصاً ان ایام مین بڑی شدت سے عمل کیا جا رہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ادہر روس چلا رہا ہے اور ادہر کوئی اور سلطنت سر پیٹ رہی ہے۔ علاوہ ازین کمپنیون کے حصص کی قیمت گرتی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مالی حلقون مین ماتم برپا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہین کہ ان مصائب مین سے ٹرکی کو بھی حصہ ملیگا۔ مگر اس کو کم۔ اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہین کہ یورپین سرمایہ دار جنھون نے بلاد مشرق مین مین کروڑون اربون پونڈ کی بازیان لگا رکھی ہین۔ ان کے دل اضطراب و تردد سے بلیون اچھل رہے ہین۔ اور وہ اس جنگ کے محرکون کو سنا رہے ہین۔ بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیمہ کمپنیون نے بیمہ کی رقم بہت بڑھا دی ہے اسی طرح جہازات کے کرایون مین سنگین اضافہ ہو گیا ہے تاجرون نے اموال کی قیمت دگنی تگنی کر دی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنتون نے بیچ بچاؤ کرنے سے انکار کیا ہے انشاء اللہ زیادہ نقصان انہین کو اٹھانا ہوگا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست تاسف ملتی ہونگی اور خدا نخواستہ بلقان مین فساد ہو گیا۔ تو تمام دول کو قدر عافیت معلوم ہو جاویگی۔

یورپین اخبارات کا اعتراف۔ ترکان شہامت نشان نے بنی غازی کے معرکہ مین جو دل کھولکر داد مردانگی دی ہے اسپر یورپین اخبارات بھی احسنت و مرحبا کے نعرے لگا رہے ہین خبار طان لکھتا ہے کہ بنی غازی کے معرکہ مین اٹلی والون نے ترکون سے وہ مار کھائی جو آغاز معرکہ سے لیکر شدید ترین تھی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ روما کی سلطنت اس سے بدحواس ہو گئی ہوگی اٹلی والون کے نقصانات کی صحیح تعداد نہین بتائی گئی۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہین زیادہ ہین۔ کیونکہ ترکون اور عربون نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا۔

خود اٹلی کا اخبار کوریرا ڈی طالیہ لکھتا ہے۔ کہ اس مین کچھ شک نہین کہ بنی غازی کے معرکہ مین ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ رونا آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فتوحات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہین۔

اخبار سوزل ڈی طالیہ لکھتا ہے۔ اطالین فوج بڑی مشکل مین آ پھنسی ہے ایک طرف سمندر ہے۔ دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے۔ اطالین قوم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اطالین خون آجکل بڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے۔

اطالین نسل کا فساد خون۔ آجکل نہ صرف گورنمنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سودائے خام مین مبتلا ہو گئی ہے۔ بلکہ اٹلی کے ہر فرد کے سر پر خواہ دنیا کے کسی حصے مین ہو حماقت و جہالت کا بھوت سوار ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالین نسل ہی کا خون فاسد ہو گیا ہے۔

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اطالین نے محکمۂ ریلوے سے پتھر توڑنے کا آلہ کرایہ پر لیا کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت مین چارہ جوئی کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریلوے کو دلایا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اطالین جھنڈی لاکر اس آلہ پر گاڑ دی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو چھیڑنا گورنمنٹ اٹلی کی ہتک سمجھا جائیگا۔ سپاہیون نے کچھ پروا نہ کی۔ جھنڈی اکھاڑ پھینکی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اطالین حکمدار نے اس شخص کی حماقت پر غضبناک ہو کر تنبیہ کی کہ خبردار پھر ایسا کروگے تو سزا پاؤگے۔

المؤید کا خاص تار۔ مقام بک ادغلی ۱۳۔ اکتوبر۔ صبح کے ۸ بجے مصر پہونچا۔ المؤید مصر۔ کل کی خبرون کی تائید آج اس خبر کی ہوتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خوفناک خونخوار جنگ کے بعد جو ہر طرح اس بغاوت کا خاتمہ کر دینے والی تھی پھر واپس کر لیا گیا اس ہیبت ناک معرکہ مین چار یا پانچ ہزار سو اطالین مقتول و مجروح ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولون اور انسانی اعضاء سے بھرے پڑے ہین جب اٹا دالی کو اپنے بیڑے تک بھی پہونچنا نہ ہو سکا۔ تو مجبوراً امن کا جھنڈا اڑا کر اس کے خواہان ہوئے۔ اور بلا کسی شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دیا قیدیون کا عدد ۹۰۰۰ ہے۔ غنیمت مین ۰۰۰ اکری توپین اور ۱۰۰ سٹرالیوز توپین اور ۱۵۰۰ بارود کے صندوق اور ۳۰۰۰ بندوق ترکی اور عرب بہادرون کے ہاتھ آئین۔ ابتک یہ تحقیق نہین کہ اطالین سپہ سالار میدان جنگ مارا گیا یا قیدیون مین موجود ہے اب یقین ہو گیا کہ دشمنون کی بخوبی بربادی ہو گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اہل اطالیہ نے فوج معینہ سیدی مصری کی کمک کے لئے توپخانہ اور پیدل فوج کے لوگ بھیجے ہین اور کچھ روشنیون کے گولے بھی وہان پہونچائے جن کے ذریعے غنیم کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیم نے کل سہ پہر کو پھر حملہ کیا۔

ترپولی مین موسلادھار مینہ برس رہا ہے۔

نامہ نگار مقطم آستانہ سے اپنے اخبار کو لکھتا ہے کہ امیر محمد پاشا حسنی جزائری خلف امیر عبد القادر مرحوم الجزائری نے باوجود کبر سنی سلطان المعظم سے درخواست کی ہے کہ مجھے طرابلس الغرب جانے اور اطالوی فوجون سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا باپ فرانس جیسی سلطنت کے ساتھ بیس برس برابر لڑا ہے مین انشاء اللہ تعالٰے اٹلی سے تیس سال برابر لڑائی جاری رکھ سکونگا" اور ایک آدمی باب عالی سے کمک کے لئے نہین مانگونگا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قبائل جن کی ابھی افریقہ مین کچھ کمی نہین ہے اسی سی سالہ جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہونگی۔

البلاغ مطبوعہ ۳ ذیقعدہ مین لکھا ہے کہ اٹالین سپہ سالار نے دو جنگی کشتیان درنہ کی طرف روانہ کین اور دونون کشتیون کا دو اور اٹالین کشتیون کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ جو اس سے پہلے اٹالین بیڑہ مین سے اس مقام پر بھیجی گئی تھین اور چارون کشتیان غرق ہو گئین۔

اخبار المؤید کا وکیل اسکندریہ تار دیتا ہے کہ یہان ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اطالیون کی پہلی آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری یاسین نامی نے جو یہان کے قبیلۂ الحرابی کا سردار ہے۔ مقام تبرک مین اطالیون کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ ہم آپ لوگون کی آمد سے بڑے خوش ہوئے ہین اس چاپلوسی پر اطالوی دھوکہ کھا گئے۔ اور جنگی جہازون سے اتر کر ساحل پر قدم رکھے یہان کے عربون نے سرسبز و شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہین صحرا تک لا پہنچایا یہان پہلے ہی سے شیخصاحب کا قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشوامر ہے۔ مقامات دفنہ اور عین غزالہ مین تاک لگائے ہوا تھا جب اطالین دونون مقامات کے بیچون بیچ آ گئے تو عرب اپنے اپنے کمین گاہون سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کرنے لگے جس سے بہت کم اطالین بھاگ کر بیڑے مین اپنی جان بچا کر لائے شاید یہ عرب دیہی ہون جنکو دیکھ کر اطالوی خوش ہو کر لکھ مارتے ہین کہ انہین

[illegible] (باقی)

طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو مخفی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور یونانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الٰہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الٰہی ہے لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یونانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جا سکتا ہے۔ مگر علاج اس کا تو علاج بغیر حکم الٰہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الٰہی ثابت ہے تو عذاب الٰہی کا دفع کرنا دوا سے کیونکر مستحسن کہا جا سکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی سے عذاب کا دور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وجود حرام کاری۔ زناکاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الٰہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہل اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو منع نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جبکہ نفع دہندہ مثل ذات الٰہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس قسم کا علاج کفر اور شرک ہوتا ہے۔ جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الٰہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الٰہی کے دل نہ مانے تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اللہ سے دعا کرنا چاہیئے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشے جس سے دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت ٹل گئی۔ موت تو بجز ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آ سکتی۔ جب آئے گی ہرگز نہ ٹل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹالدینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کہاں رہا ہر چند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنا چاہیئے وہ رحیم و کریم ہے اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دیجا سکتی ہے اور قہر سے اُس کی رحمت کئی حصّے زیادہ ہے۔ سراسر اُس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت مسلمان کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہی غیر مسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ نافرمانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کرتی ہے جن کفار شیاطین کی پابندی کر کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شیاطین وغیرہ سے لڑا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الٰہی اس کو شیاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھتا اور اُس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو ثواب لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اظہار طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الٰہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے اُن کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن اُن کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون سے محفوظ رہتے ہیں۔ تو یہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے۔ جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اُس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں اُن کو احکام خدا اور رسولؐ کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے اُن کی مجبوری تصوّر کر لیجائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینا زناکاری وغیرہ کی سزا میں جان سے مار ڈالنا درست نہیں رکھا ہے ان کی تعمیل مجبوری لئے ہوئے ہی اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے انکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا مناسب سمجھکر احکام جاری کر دیتی ہیں اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضعیف کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتینگی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا کھلم کھلا اسبات کا ثبوت ہے کہ اُن میں زناکاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور آئین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے چونکنا چاہیئے اور اُن کو حکم خدا اور رسول صلعم کے موافق اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیئے ؀

("آگرہ اخبار")

دربار دہلی میں آریہ سماج

اخبار عام راوی ہے کہ "آریہ سماج" نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جاوے اور ممبران آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور ٹھیرنے کا آرام ملے ؀ زمین خریدنے پر بھی دربار کمیٹی نے آریہ سماج کیمپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتلائی گئی ہیں کہ وہاں حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵۔ ماہ حال کو بموقعہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وچار کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیئے ؀

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہے لیکن بقول ہمت مرداں مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلےٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ یقین دلایا جاوے کہ دربار کیمپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے مشن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا۔ ۲۵۔ نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار آجکل دن بدن بروز بڑھ رہی ہے ؀

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت حاصل کی ہے اُسکے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ ایسا کیمپ بنانے کی اجازت دے ؀

سیرت مسیح موعودؑ

شیخ تیمور ایم اے صاحب کے فاضلانہ لیکچر سے اقتباس

آپ کا تبتل الی اللہ

ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آرہے تھے تو ایک شخص ہمین گاڑی مین ملا۔ پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اسکے ساتھ گفتگو نہ کی مگر بعد مین وہ ہم مین سے ایک کا واقف نکل آیا اس نے بیان کیا کہ مین ان قدیم ایام مین مرزا صاحب کو ملا ہون اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چھ چھ دن ٹھہرا ہون اس وقت مین نے دیکھا کہ آپ کی خوراک چند لقمے روٹی کے ہوتی تہی اور آپ سارا دن تصنیف مین لگے رہتے تہے۔ روٹی لانے والی عورت آتی تہی آپ دروازہ کہولدیتے اور وہ روٹی رکھ کر چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ بہی نہین تو ان کے عجیب طرز پر ان کو کوستی ہوئی باہر نکل جاتی مگر آپ کو یہ بہی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کون بول رہا ہے پہر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی وہ حالت تہی کہ اگر خدا اُن سے بہی نہ بولتا تو ہم سمجھتے خدا ہے ہی نہین اس محنت سے بُلانے والے کے لئے اگر اس نے توجہ نہین کی تو کس کے لئے کرنا۔ اور عام لوگون کا قاعدہ تو یہ ہے کہ عمر بہر مین ایک دفعہ بہی خدا کو توجہ سے نہین بلاتے پہر خدا اُن سے کیون بولنے لگا۔

اِس زمانے کی حالت پر محمد حسین بٹالوی کی شہادت بہی موجود ہے۔ جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اشاعۃ السنۃ مین لکھی۔

نور الدین سا انسان

اب مولوی لوگون نے ان اہم مسائل پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے حالانکہ سارا قرآن شریف انہین باتون کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص سے بصیرۃ ان باتون کا دعوے کرنے والا نہ ہو لوگ کب جان سکتے ہین اور پہر جب تک وہ عظیم الشان شوکت کی پیشگویون سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سب باتین خیالی نظر آتی ہین مرزا صاحب نے خود مشاہدہ کرکے ہمین گواہی دی کہ خدا ہے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کرکے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تہا۔ اِس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کرلیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے تہے۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطھرۃ۔ واقعی ان عقدون کے حل کرنے کے لئے ایک رسُول کی ضرورت تہی۔ پہر اُس نے ہمارے لئے راہ کہولدی کہ اگر چاہین تو ہم بہی خدا کا روئی ثبوت حاصل کرسکتے ہین اور بہت سے ایسے وجود پیدا کردئے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی شاہد ہون جیسا وہ خود تہا۔ ان مین ایک میرا استاد بہی ہے (حضرت مولوی نور الدین صاحب) جس کی زندگی کے حالات کا مین خود ایک سال سے تجربہ کر رہا ہون مینے اُسے سچائی کا سچا اور بے نظیر خادم پایا ہے دنیا کا سچا خیر خواہ اور ہمدرد محمد رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا دلدادہ خدا کا فریفتہ مین نے اُسے دیکھا ہے۔ کوئی اسلامی شعار نہین کوئی اسلامی اعتقاد نہین جس کا عملی نمونہ اسمین نہین دیکھا اور مین نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک فعل پر نظر کی ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو مین نے اسے خدا کا ذاکر معلوم کیا ہے۔ سُکھ مین دُکھ مین بیماری اور صحت مین مینے اُسے کبہی گھبراتے یا مایوس ہوتے نہین دیکھا مین نے اُسے ایسی حالتون مین بہی دیکھا ہے جب انسان کے لئے دنیا سرد ہوجاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے مگر اسکی یہی وصیت تہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مضبوط رہو اگر دس دفعہ پوچھا ہے۔ تو دس دفعہ یہی کہا ہے نہ اُسے اپنی اولاد کا فکر ہوا اور کنبہ کی پرورش کا غم۔ یہ نظر آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر۔ بس وہی ایک شخص تجربہ مین آیا ہے۔ اور پہر ایسا بہادر کہ خدا کے لئے اپنی صحت کی بہی کبہی پروا نہین کرتا۔ پہر اس کے گھر کے اس کی بیوی بچون کے دلی خیالات معلوم کئے ہین تو سب کے دل مین اسکی بڑی عزت نظر آئی اور سب اُس کی نیکی اور محبت اسلام کے مقر ہین۔ یہ بہی میرے لئے مرزا صاحب کی سچائی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور مین اپنے لئے خود ہی دلیل ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ مین نے بڑی تفتیش اور غور اور سچائی کے ساتھ حضرۃ مرزا صاحب کو مانا ہے۔

بچون پر شفقت

آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جماعتون کے ساتھ ہی معلق نہین رہتی تہی۔ بلکہ ہر فرد انسان کی ذات کے لئے بہی آپ کے دل مین جوش تہا مدرسہ کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر بہی آپ کا وہ جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگون کو اپنی اولاد کے لئے بہی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پہرتے اور دعا مانگتے تہے اور بار بار حالات پوچھتے تہے۔ اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی تہی جیسے کسی اپنے بچہ کی صحت پر۔ ہمارے دوست اس بات کے تجربہ کار ہین۔

* * * * *

دوستون سے سلوک

دوستون کے ساتھ آپ کا جو تعلق تہا۔ وہ بہت ہموارانہ تہا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری مین ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے جان مال وقت کسی چیز کی پرواہ نہین کی اور اس قدر اضطراب سے دعائین مانگین کہ شائد کسی نے کم مانگی ہونگی آپ فرمایا کرتے تہے کہ اگر ہمارا دوست شراب پی کر کہین نالی مین گرا ہوا بہی مل جائے۔ تو ہم اس کو اٹھالین اور گھر لاکر اس کو رکہین۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا جب کبہی ذکر آجاتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قدیم تعلق کی وجہ سے رقت آجاتی تہی ایک بار مولوی نور الدین صاحب قادیان مین جب سے نئے آئے تہے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورۃ پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پہر چند روز بعد جب آپکے پاس روپیہ آگیا تو واپس کردیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کردیا۔ کہا کہ مین ساہوکار نہین ہون جو ادہار روپے قرض دون مین تو یہ سمجھا تہا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے آپ اپنے خاص دوستون کو ہمیشہ اپنے گھر کے اندر رکہتے تہے اور اپنے لنگر سے کہانا کہانے کی تاکید کرتے تہے۔ مگر آپکی ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تہی اور وہ قضاء الٰہی ہے

خادمون سے سلوک

نوکرون کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے۔ جس مین بڑون بڑون کی آزمائش ہو جاتی ہے آپ کے قدیم ملازم حامد علی جس کو اب ہماری ساری جماعت کے با اخلاق لوگ خوش نہین رکھ سکتے اس کا بیان ہے کہ مجھے کبہی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہین جھڑکا اور حالانکہ مین کام مین بہت سست ہی تہا اور اکثر دیر بہی کردیتا تہا پہر باوجود اس کے جب کبہی باہر جاتے تہے۔ تو مجھے ہی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحب شکائت بہی کرتین کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائینگے آپ چاہین تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لین بعینہ انس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے۔ شائد اور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپکے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکہتا ہے۔ اور اب اسکو دنیا مین کوئی اور انسان پسند ہی نہین آتا۔

دشمنون سے سلوک

آپ کی جو لوگ مخالفت کرتے تہے ان سے بہی آپ ایسا سلوک کرتے تہے کہ گویا وہ آپکے دوست ہوتے ہین قادیان کے [illegible] آپ کی برائی کی تابسیر سوچتے رہتے تھے اور ذرا ذرا باتون [illegible]

آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک اخبار شبھ چنتک بھی نکلتا تھا جس نے نہایت اظہار کیا تھا کہ ہر قسم کی تہمت اور افترا آپ کی ذات پر لگا کر شائع کرتے اور یہ لوگ مالی اور جانی نقصان کے بھی درپے رہتے تھے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کبھی کسی کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کو سفارش سے ہر طرح سے مدد دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور نیکی کے قائل ہیں ہماری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے آریوں کا انہوں نے حضرت صاحب کے فرمانے پر مفت علاج کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے جس کا نام بڈھامل ہے انکم ٹیکس کے لئے مخبری کی۔ جب تحصیلدار تحقیقات کے لئے آیا اور بڈھامل بھی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو آپنے اس تحصیلدار کے سامنے بڈھامل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڈھامل تم بچپن سے ہمیں جانتے ہو ہم نے کبھی بچپن سے لے کر اب تک تمہارے ساتھ کوئی برائی کی ہے اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا مگر تم ایسے ہو کہ تم کوئی موقعہ میری برائی کرنے کا خالی نہیں جانے دیتے۔ شرمندہ ہو کر اس نے سر نیچے کر لیا۔

مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپکو ایذا دیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے آپکے مکان کے دروازہ کے آگے دیوار دے دی اور راستہ بند کر دیا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا اور خرچہ کی ڈگری نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منت کی کہ ہم ادا نہیں کر سکتے آپنے معاف کر دیا۔

ایک بار ملا محمد بخش جعفر زٹلی جو ایسا گندہ مخالف تھا مجھے ملا اور میں نے پوچھا۔ سناؤ جی آجکل کیا کام کرتے ہو کہنے لگا ہم تو غلطی پر رہے ہم خواہ مخواہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے حوصلے کے آدمی تھے اور ہم اس کو سخت سے سخت لکھ دیتے تھے مگر انہوں نے کبھی نالش کرنے کا نام ہی نہیں لیا تھا مگر اب ذرا سی بات کسی آریہ کے خلاف لکھیں تو نالش کرنے کی دھمکی دیتے ہیں ان دنوں اس کو ہندو اخبار کے متعلق ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تنبیہ ہوئی تھی۔

دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے ساتھ آپ غیرت بھی بڑی رکھتے تھے ایک دفعہ آپ لاہور میں کسی مسجد میں بیٹھے تھے کہ لیکھرام آیا اور اس نے سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا اس نے سمجھا کہ دیکھا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پھر اس نے کہا کہ مرزا صاحب سلام کسی شخص نے کہا کہ حضور لیکھرام سلام کہتا ہے پھر بھی آپنے اس کی طرف منہ نہ کیا اور فرمایا بڑا بیحیا ہے ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے

آپ اپنے دشمنوں پر کبھی فحش حملہ نہیں کرتے تھے خواہ وہ کریں۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے وکیل نے اس کی ماں کی نسبت پوچھنا چاہا کہ وہ کون تھی تو آپنے روک دیا کہ ایسا سوال کرنے کی ہم اجازت نہیں دیتے دشمنی میں بھی آپ حیا اور شرم کو مدنظر رکھتے تھے۔

آپ کی استقامت

آپ کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہیں تھکے ہر مجلس میں ہر کتاب میں اس کا ذکر ضرور کر دیتے تھے اور آخر دنیا کو منوا کر چھوڑا یہ سچائی کا بڑا ثبوت ہے۔ وہی الہام جس کے متعلق پرانی تحریروں میں اگنی ہوتری کے ساتھ بحث کی ہے اسی الہام کو مرتے دم تک قائم رکھا اور دلائل کو بھی نہیں بدلا اور اگنی ہوتری کا یہ حال ہے کہ اس وقت برہموؤں کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ نبرد آزمائی کرتا رہا تھا اور پیچھے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اتنی بار دھرانے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا یہ ثبوت ہے کہ جس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بچپن میں خود مانا تھا صرف اسی کو ساری عمر دنیا میں اعلان کرتے چلے گئے ورنہ لوگ کئی کئی خیالات بدلتے ہیں اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہیں آیا جب آپ اس کلمہ کے پہنچانے میں متزلزل ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک بات کو بار بار کتاب میں دہراتے تھے یہ سچ ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جو بات بیان کرتے تھے وہ سچائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہیں گھبراتے تھے اور لوگوں کی مخالفت سے اس عقیدہ سے متزلزل نہیں ہوتے تھے۔

آپ کی شجاعت

جو لوگ آپ کی زندگی پر غور کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے زمانے بھر کی مخالفت کی پرواہ نہیں کی جب کبھی آپ پر کوئی مصیبت آتی تھی تو آپکے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تھی اور بڑی خوشی سے باتیں کرنے لگ جاتے تھے اور چہرہ بشاش نظر آتا تھا اور سب تفکرات دور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح کمر کس کر مصائب الٰہیہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گورداسپور کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ ہمارے وکلاء گھبرا جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو تسلی دیتے تھے۔

آپ کا عفو

آپ کا عفو اس قدر تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی خطا ہو جاتی تھی تو پیشتر اس کے کہ اس کے بالا افسروں تک خبر پہنچے وہ حضرت مرزا صاحب تک پہنچ کر معافی لینے کی کوشش کرتے تھے تاکہ آپ کے فرمانے سے سزا سے بچ جائیں بلکہ خطائیں معاف کروانے کا یہ ذریعہ سمجھا ہوا تھا۔

آپ کی سخاوت

سائل کو آپ حتے المقدور رد نہیں کرتے تھے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی نہ نہیں کرتے تھے مگر یہ سخاوت بڑی جانچ پڑتال اور موقعہ اور محل پر ہوتی تھی اور اکثر تالیف قلوب کے لئے کی جاتی تھی مانگنے والے عرب اور دیسی اکثر آجاتے تو آپ ہمیشہ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تھے ایک دفعہ دہلی کا واقعہ ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر کھنڈرات کی طرف چلے تو کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستے میں اتنے گداگر ہوتے ہیں کہ گذرنا مشکل ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا آج ہم چلتے ہیں ہم سب کو دیں گے جب گزرے تو کسی ایک نے بھی آپ سے کچھ نہ مانگا۔

اپنی اولاد کی تربیت

اپنی اولاد کے ساتھ آپنے وہ سلوک کیا جو کسی کو ہم نے کرتے نہیں دیکھا۔ آپ کبھی کسی خوشی پر جھڑکتے نہیں تھے اور کس قدر ضروری دماغی کام میں مصروف ہوں بچوں کی حاجتوں کو پورا کر دیتے تھے۔ اور اُف تک نہیں کہتے تھے۔ آپ چھوٹے بچوں کو مارنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی عرق ریزی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپکے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا دروازہ بند کر کے اندر لکھ رہے ہوں تو جتنی بار بچہ دروازہ کھٹکھٹائے اتنی بار کھولتے اور پھر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پھر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو نہ کہتے کہ تو بار بار کیوں تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچہ نے آپ کی جیب میں پتھر ڈالدیئے اور جب آپ سوئے تو معلوم ہوا کہ کچھ چبھتا ہے۔ ساری رات تکلیف اٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جیب میں پتھر ڈالے ہیں آپنے فرمایا کہ نکالو نہیں یہ اس بچے نے رکھوائے ہیں کہ میں پھر لونگا غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پدرانہ کا نمونہ تھے اور آپ کی اولاد گواہی دے سکتی ہے کہ اب وہ اپنے باپ کو کس محبت سے یاد کرتے ہیں۔ مگر خدا

خدا کیلئے کیسے غیور تھے

کا معاملہ جب آجاتا تھا تو پھر بچوں کی کوئی حقیقت آپکے سامنے نہ رہتی تھی چنانچہ سب سے بڑے لڑکے کو بالکل الگ کر دیا اور باوجود اس کی درخواست کے ملنے تک کی اجازت نہیں دی۔ ایک دفعہ مرحوم میاں مبارک احمدؐ نے جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ قرآن شریف کو نیچے پھینکدیا یا شائد اسپر پاؤں رکھدیا تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اور ایسے غصے سے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ انگلیوں کے نشان اس کے چہرہ پر پڑ گئے اور فرمایا کہ اسکو میری آنکھوں کے آگے سے ہٹا لو یہ اب ہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے لگا ہے تو پھر کیا ہوگا فقط

منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کے مختصر حالات زندگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین بستی ضلع جالندہر کا رہنے والا ہون۔ بزرگون کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مین ۱۸۷۳ء مین پیدا ہوا تہا اور قریباً ڈہائی سال کا تہا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہوگئے۔ چھ سات سال کی عمر مین والدہ ماجدہ نے ایک مُلّان کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹہایا مگر اکثر کہیل و کود مین مصروف رہتا تہا اور والدہ پیار کے باعث کچہ دباؤ نہین ڈالتی تہین ایک دن اسی طرح لڑکون کے ساتھ کہیل رہا تھا کہ مولوی عمرالدین صاحب ساکن جیرج جو وہان کے مدرس تہے اور میرے قریبی رشتہ دار ہین والدہ کی اجازت سے مجہے ساتھ لے گئے اور مدرسہ مین داخل کر لیا چنانچہ مین نے ایپر پرائمری وہان پاس کی۔ ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ ہائی سکول جالندہر مین داخل ہوا اور ۱۸۹۰ء مین وہان انگریزی مڈل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین تہی چنانچہ مڈل اور انٹرنس مین وظیفہ حاصل کیا۔ مگر ۱۸ سال سے متجاوز ہوجانے کے باعث انٹرنس مین وظیفہ نہ ملا اُسوقت تک تو عادات کچھ اچھی رہین مگر اس کے بعد طبیعت مین آوارگی پیدا ہوگئی۔ پونے دو سال کے عرصہ مین جو انٹرنس مین رہا۔ تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی ناولین پڑھتا رہا اور آوارگی مین وقت ضائع کرتا رہا دل مین جانتا تہا کہ ہرگز امتحان مین کامیاب نہین ہونگا اسلئے پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیزی فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ میگزین فیروزپور مین ہیڈ کلرک ہین شملہ مین آیا اور دفتر آب دہوا مین مبلغ پچیس روپے ماہوار مشاہرہ پر ملازم ہوگیا اس کے بعد سنٹری کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر مین تبدیلی ہوگئی چنانچہ اب تک اسی دفتر مین ہون اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ماصہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہون اور علاوہ ازین موسم سرما کے پانچ ماہ مین مبلغ صہ ماہوار بہتہ پاتا ہون۔

شملہ مین اکیلا تہا اور کوئی رشتہ دار نگران حال نہین تہا جس کا خوف ہوتا اس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زمانہ آوارگی کے حالات قابل شرم ہین اور ان کا بیان کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا مگر طبیعت مین رشد کا مادہ تھا اس لئے دوستون سے اکثر شرم کیا کرتا تہا بعض اوقات دین کی طرف بہی توجہ ہوجاتی تہی اور نماز پڑھ لیتا تھا مگر اس کے معانی اور مطلب سے بے بہرہ تہا ایک دفعہ سید مرحوم کے چند مضامین مطالعہ کئے اور ان کے پارہ اول کی تفسیر بہی پڑہی اس سے کچہ نیچریت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل مین کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسُول کی عظمت جاگزین ہوئی۔ اسی کشمکش مین میری دوسری شادی ہوئی (پہلی بیوی فوت ہوچکی تہی) جہان تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۹ء مین میرے کان مین پڑی اس کے اگلے سال مجہے ان کے بعض مریدین کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا چنانچہ اکثر ان سے بحث مباحثہ رہتا مگر زیادہ تر گفتگو حیات و وفات مسیح کے متعلق ہوتی تہی۔ میرے طرفدار غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تہے کہ نہایت مستحکم دلائل پیش کرتا ہے اور اس مین شک نہین کہ بعض اوقات احمدی دوست گہبرا جاتے تہے مگر مجہے دل مین تسلی نہین تہی اس لئے ایک دوست مسمی شیخ امیرالدین صاحب اسسٹنٹ دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس کے ساتھ مل کر قرآن شریف بامعنے پڑھنا شروع کیا جہان تک غور کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ملتا تہا انہین ایام مین پیر مہر علیشاہ صاحب یا اُن کے کسی مُرید کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس مین حوالجات کتب دے کر لکہا تہا کہ مرزا صاحب فلان فلان (غالباً چوبیس) اعتقادات ایسے رکھتے ہین جو تعلیم اسلام کے خلاف ہین اور صریح کفر ہین انہین سے بعض تو غالباً صحیح تھے مگر اصلی کتابین دیکہین تو اکثر ان مین سے غلط نکلے یعنے چند درمیانی الفاظ نقل کرکے مصنف کے مدعا کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تہی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے ارادتاً حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ علاوہ ازین مین نے محسوس کیا کہ اس جماعت مین ہمیشہ دین و مذہب کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور اس مین اُنس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہین جسمین ذکر الٰہی ہوتا ہو اور باہمی الفت ہو مین نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرور حق پر ہے اور اشاعت اسلام کی مد مین ایک روپیہ ماہوار چندہ دینے لگ گیا انہین ایام مین ۱۹۰۱ء کی مردم شماری آگئی۔ چونکہ مین حضرت امام علیہ السلام کا اشتہار دیکہ چکا تہا کہ جو شخص مجہہ سے حسن ظن رکھتا ہو گو وہ باقاعدہ طور پر میری جماعت مین اور بیعت مین داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کو احمدی لکہا سکتا ہے۔ مین نے مردم شماری کے کاغذات مین اپنے آپکو احمدی لکہوا دیا۔

انہی دنون مین ایک دفعہ مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیون کے ڈیرے مین میرے ساتھ والے مکان مین تشریف رکہتے ہین مجھ سے فرمانے لگے کہ برکت علی تم ہمارے پاس کیون نہین آتے مین نے عرض کی کہ جناب ضرور آؤن گا۔ چنانچہ تھوڑے دنون مین نے بیعت کا خط لکہدیا۔ اسوقت تک مین نے حضرت صاحب کی شکل مبارک نہین دیکہی تہی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی۔ خواب مین مجہے ایسے شخص کی شکل دکہائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تہا یعنے مولوی عمرالدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل مین یہ ڈالا گیا کہ یہ مرزا صاحب ہین کچھ عرصہ کے بعد جب حضور کی زیارت کا موقعہ ملا۔ تو مین نے دیکہا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمرالدین صاحب کے والد بزرگوار حکیم غلام محی الدین صاحب سے بہت مشابہ تہی چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمرالدین صاحب نے بہی مجہہ سے پُوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میان جی سے بہت ملتی تہی اور اسطرح گویا میری تصدیق ہوگئی۔

عموماً وہ خوابات جو کسی بیماری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہین دُہبہم سے ہوتے ہین اور یاد نہین رہتے بہرحال میرا یہی تجربہ ہے حضرت صاحب کی بیعت مین داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ جو دل پر نقش ہوجاتے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے منجملہ ان کے ایک خواب جو مجہے اب تک یاد ہے یہ ہے کہ ایک مرتبہ مین نے حضرت صاحب کو ایک جگہ دیکہا جو غالباً قادیان ہی تہی مگر وہان ایک عظیم الشان قلعہ تہا۔ جو حضرت صاحب کا رہائشی مکان تہا۔ آپ شاہانہ ایک نفیس گہوڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہوکر کہین جا رہے تہے ایک جانب مہمانون کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان مین دینی مشاغل مین مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونون حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو مین نے انکو کہا کہ اب عمدہ موقع ہے بیعت کرلو۔ انہون نے دو الفاظ مین جواب دیا۔ ہرگز نہین یہ الفاظ مجہے اب تک بخوبی یاد ہین اس خواب کی تعبیر خواہ کچہ بھی ہو مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجود یکہ وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکہتے ہین۔ مگر ابہی تک انہین کچہ اثر نہین ہوا اور سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہوگی کہ میرے تھوڑے عرصہ بعد شیخ امیرالدین صاحب نے بہی بیعت کرلی۔ مین نے مولوی عمرالدین صاحب کو اخبار الحکم بہیجنا شروع کردیا۔ اور عزیزی فرزند علی کو لکہا کہ ریویو آف ریلیجنز منگوایا کرو۔ علاوہ

اس کے بعض موقعون پر زبانی بحث مباحثہ ہی رہا۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کہانے کے بعد سلسلہ کلام شروع ہوا اور اسی مین صبح ہوگئی۔ مولوی صاحب نے تو جلدی حق کو پالیا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طویل طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمد للہ کہ آخر اس کو بہی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروزپور مین لیکچر دیا۔ یقین ہوگیا کہ حضرت صاحب کا دعوے حق پر مبنی تہا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوگئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کہلی۔

مولوی عمر الدین صاحب نے موضع صریح مین ایک جماعت بہم پہنچالی ہے اور عزیزی فرزند علی بہی بڑے جوش اور صدق کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مین مصروف رہتے ہین چنانچہ جب سے وہ بیعت مین داخل ہوئے ہین انہون نے چند ایک نئے مُرید بہی پیدا کر لئے ہین ہم تینون بفضلہ تعالے اپنی اپنی جگہ لوکل انجمنوں مین سکرٹری کا کام انجام دے رہے ہین میرے ایک لنگوٹیے دوست منشی عبد الرشید صاحب ملازم ریلوے بورڈ ہین وہ بہی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوگئے ہین میری والدہ ماجدہ اور گھر سے بیوی نے بہی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ چند خویش و اقارب اور گہرے دوست جن سے مجھ خاص طور پر تعلق تھا سب کے سب میرے بیعت کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ مین شامل ہوچکے ہین۔

جس وقت مین بیعت مین داخل ہوا اسوقت صرف چند احباب تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تہا۔ مینے اس کو اپنے ہاتھ مین لیا بعد ازان ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کا مین ہی سکرٹری قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جماعت نے خاصی ترقی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ لعماً (نو سو روپیہ) سالانہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۰۷ء کے آخر مین لوکل آریہ سماج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائیان ہوئین جن مین سے مین نے گوشت خوری اور تناسخ کو خاص طور پر اپنے ذمہ لیا اوّل الذکر کو مین نے رسالہ کی شکل مین چھپوا دیا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بہی شائع کرا دیا جائے۔ علاوہ ازین مسئلہ تقدیر حقیقت معجزہ۔ موت۔ اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی مین لکچر دینے کا موقع ملا جو سب اخبارات مین چھپ چکے ہین بعض مضامین مثلاً مسز ڈر ینجات۔ ضرورت امام۔ ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہین۔ کیا اسلام تبلیغ سے پھیلا یا تلوار سے۔ وغیرہ وغیرہ پڑہے ہوئے ہین ارادہ ہے کہ انکو رسائل کی شکل مین چھپوا دیا جاوے۔ و باللہ التوفیق۔

میری زندگی مین دو اور واقعے بہی قابل ذکر ہین اوّل تو یہ کہ مین ابہی سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہوا تہا کہ ہمارے دفتر مین ایک کلب قائم ہوا اس کے ممبرون کو آٹھ آنے چندہ ماہوار دینا پڑتا تہا۔ جو انواع و اقسام کی لاٹری مین لگایا جاتا تہا۔ مین بہی اس کلب کا ممبر ہوگیا اور بیعت کر چکنے کے بعد بہی مین شامل رہا اور اس بات کا کبہی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جوا ہے اور ناجائز ہے۔ ۱۹۰۳ء مین ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جوا ہے۔ حضرت صاحب سے فتوے دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہین۔ اُسوقت تشویش تو ہوئی اور دل نے کہا کہ سارا راہ مولیٰ دے دو مگر حوصلہ نہ پڑا۔ اور گو دل جانتا تہا کہ یہ روپیہ اچھا نہین مگر خواہش دامنگیر تہی کہ کسی طرح جائز ہو جاوے تہوڑا سا روپیہ خیرات کے کامون مین صرف کیا اور باقی رکھ چھوڑا اُس روپیہ سے مجھے دو طرح کی تکلیف ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل مین کھٹکتا تہا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال مین لانا مناسب نہین دوسرے یہ کہ خویش و اقارب مین یہ بات مشہور ہوگئی تو بعض حسد کرنے لگ گئے اور بعض خویشون اور دوستون نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا وہ تو اس واسطے ناراض ہوگیا کہ دیا کیون نہ۔ اور جس کو دیا اس سے اس طرح رنجش پیدا ہوگئی کہ بعضون سے مانگا تو انہون نے دیا ہی نہ۔ اور بعض ملاقات سے ہی عاری ہوگئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد مین نے ڈاکخانہ مین جو سلسلہ بیمہ گورنمنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا بیمہ کرا دیا۔ مگر بعد مین خیال ہوا کہ کہین ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ½ ۷ سال کی تہی بقضائے الٰہی فوت ہوگئی یہی میری ایک لڑکی تہی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہین تہی چونکہ اس سے محبت زیادہ تہی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہوا بلکہ اب تک بہی جب وہ یاد آتی ہے تو دل گہل جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کیطرف سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے زبانی مفصل ذکر کرکے لاٹری اور بیمہ دونون کا فیصلہ کر دیا جاوے چنانچہ دارالامان جاکر خدمت عالی مین حاضر ہوکر تمام کیفیت سُنادی۔ آپنے فرمایا۔ کہ لاٹری کا روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کامون مین لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کامون مین صرف کرو۔ البتہ اشاعت اسلام مین خرچ کر دیا جاوے بدین وجہ کہ اوّل تو اللہ تعالےٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہین ہے۔ اور دوم اسلام اس وقت ایک غربت اور اضطراری کی حالت مین ہے چنانچہ مین نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہ مولا مین صرف کر دیا۔

بیمہ کے متعلق آپنے فرمایا کہ میرے نزدیک گورنمنٹ کا بیمہ جائز ہے اگر گورنمنٹ اصل سے زیادہ دے تو ہمین اس کو عطیہ سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً گورنمنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد مین اس کے عوض مین پانچ ہزار روپیہ عنایت فرما دے تو ہم اس کو عطیہ تصور کرین گے اور خوشی سے لے لین گے اور یہی حال بیمہ کا ہے۔ البتہ شخصی یا بنک کے بیمون کو مین درست نہین سمجھتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی بہی اُسی مرض سے اور دن کو اُسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت اقدس ؑ کا وصال ہوا میری لڑکی ۱۰-۲- نومبر ۱۹۰۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کے پورے چھ ماہ بعد ۲۶- مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال الٰہی ہوا۔

یہ بات بہی بیان کرنے کے قابل ہے کہ مجھ چند موقعون پر پبلک جلسون مین حصہ لینا پڑا جنمین سے ذیل کے دو زیادہ اہم تھے۔

اوّل ۱۹۰۵ء مین تقسیم بنگال کے متعلق ہماری طرف سے ایک عام جلسہ کیا گیا جس مین مینے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پہلوؤن سے بتایا کہ گورنمنٹ کے اس فعل پر ہمین ناراضگی کا کوئی حق نہین چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدر اور سول ملٹری گزٹ مین چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لنڈن مین حضور ملک معظم کی تاج پوشی کے موقعہ پر عام مسلمانون کی طرف سے جامع مسجد مین ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تہی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے حق مین نیک دُعا کی جاوے اور مبارکباد بھیجی جاوے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اس قسم کے جلسے مسجد مین نہین ہونے چاہیئین۔ اس پر بتوفیق ایزدی مینے ایک مختصر سی تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی رُو سے واضح کیا کہ مسجد مین شاہ وقت کے لئے دُعا کرنا ناجائز نہین اس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بہی اخبارات مین شائع ہوچکی ہے۔

یہ مین مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ انمین عجائب پسند طبیعیون کے واسطے کوئی نادر واقعات نہین مگر غور کُن دماغ رکھنے والے شاید اس سے فائدہ اُٹہاوین۔ خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ

اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر ہند اب عدن کے قریب ہوں گے۔ پورٹ سعید میں خدیو لارڈ کچنر۔ صاحبزادہ سلطان روم اور عمائد مصر نے آپ سے ملاقات کی۔ جلوس دہلی میں آپ گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ **دربار دہلی** کی طیاریاں بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔ ۳۰ میل میں ایک شہر خیام بن گیا ہے۔ کثرت باران کے سبب پچھلے دنوں ذرا تکلیف ہوئی۔ **سر آغا خان** واپس ہندوستان پہونچ گئے۔ لندن سے ہند کو آتی ہوئی **ڈاک** ولائت مہذب ملک فرانس میں چلتی گاڑی میں سے لوٹی گئی۔ مگر نقصان بہت نہیں ہوا۔ **چین** میں باغی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ فغفور چین معذرت کرتے ہیں باغی سنتے نہیں وہ جمہوری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

پلیگ حیدر آباد دکن میں جاری ہے۔ راول پنڈی میں اب پلیگ کا زور کم ہے۔

ترکی ٹوپیاں اب امرتسر میں بننے لگی ہیں۔ بہت عمدہ بات ہے۔ **شاہجہان پور** میں ایک بوچڑ کے لڑکے کی شادی پر طرفین نے ایک لاکھ پر خرچ کیا۔ نکاح کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا پڑ گیا۔ اور نکاح ہی نہ ہوا۔ مسلمانوں کا روپیہ آج کل اس طرح **ضائع** ہوتا ہے روس نے **ایران** کے بعض صوبجات میں اپنی فوج روانہ کر دی ہے۔ **جرمن** پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق تو ریوٹر ہفتہ بھر سے خاموش ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فتح پا رہے ہیں۔ مصری اخباروں کے ذریعہ سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

آستانہ کے تازہ ترین تار۔ ذیل میں وہ تازہ بتازہ تار ہیں جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہیں۔

العلم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے رات کے طرابلس کا تار بدیں مضمون موصول ہوا کہ ہم نے اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والوں کے پانچ ہزار سپاہی قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو ہم نے فتح کر لیا اور حسب ذیل مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اناج کی بوریاں ۱۵۰۰ مترالیوز کی ساخت کی توپیں ۔ ۲۵ جلد چلنے والی توپیں ۔ ۱۵ بندوقیں ماسر کی قسم کی ۱۷۰۰۰ اطالین سپہ سالار بھاگ کر جہازات میں پناہ گزین ہو گیا۔ روما میں اس اندوہ خیز خبر نے تہلکہ برپا کر دیا ہے اسلئے گورنمنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ میں اس فتحیابی پر عام خوشیاں منائیں اور مبارکبادیں دی جا رہی ہیں۔

المؤید کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے - ۳۱ - اکتوبر کو آٹھ بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ ہم نے ایک خونریز جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کر لیا ہے جس میں پانچ ہزار چار سو اطالین قتل ہوئے جن کی لاشوں کے گلی کوچوں میں انبار لگ گئے اطالین سپاہ کو ہم نے ہر طرف سے گھیر لیا جس نے مجبور ہو کر امن کا جھنڈا کھڑا کیا اور اپنے آپکو بغیر کسی شرط کے ہمارے حوالہ کر دیا ہمنے سب کو قید کر لیا جن کی تعداد سات ہزار تھی ترکوں اور عربوں نے حسب ذیل مال غنیمت لوٹا۔ توپیں ۱۰۰ ذخائر کی پیٹیاں ۱۵۰۰ - بندوقیں ۲۰۰۰۰ - اطالین سپہ سالار مفقود الخبر ہے۔ معلوم نہیں کہ قتل یا اسیروں میں ہے غرض اٹلی کی فوج بہت برا حشر ہوا ہے اس خبر پر آستانہ میں گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہیں۔

یکم نومبر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والوں کے ہاتھ آ گئے تھے ہماری فوج نے از سر نو فتح کر لئے ہیں اطالین لوگوں میں بھاگڑ پڑ گئی اور وہ نہائت قلق و اضطراب کی حالت میں چھپتے پھرتے ہیں باہر نکلنے کی انکو جرأت نہیں ہے اخبارات یقین دلاتے ہیں۔ کہ شہر بالکل فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی والوں کو اب سر اٹھانے کی تاب نہیں ہے۔

مصر کے عثمانی کمشنر کو ۳۱ - اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری ترکی فوج اور عرب والنٹیروں کی متفقہ طاقت نے ۲۶ - اکتوبر کو دشمن کے مورچوں پر دھاوا کیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر نخلستان سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دائیں طرف کی فوج نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درہم برہم کر ڈالی اور اس کو پسپا کیا۔

۲۸ - اکتوبر تک دو قلعے مصیکی اور ہانی اطالین سپاہ کے ہاتھ میں تھے۔ لیکن اہل قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ ترکوں اور عربوں نے ان کا تعاقب کیا مفرورین نے اپنی توپوں کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر ترکوں اور عربوں کی گولیوں کی بارش نے اطالین توپچیوں کا بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکوں کے ہاتھ آ گیا۔ اور اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا۔

پریسیڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا ہے۔ کہ تین دن پیشتر تک ترکی فوج ۱۱ قلعہ جات فتح کر چکی تھی۔ صرف دو قلعے اٹلی والوں کے ہاتھ میں تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی ہے کہ ترکان شہامت نشان اور عربان بسالت توامان نے باقی قلعے بھی فتح کر لئے جنگ ابھی جاری ہے مگر عربوں اور ترکوں کا دلوں پر سکہ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا نام سنکر لرزاں و ترساں ہیں جن کے رعب سے ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ آستانہ میں اس فتح عظیم پر لوگ پھولے نہیں سماتے

۴ - نومبر کا تار مظہر ہے کہ بنی غازی سے ہم نے اٹلی والوں کو مار مار کر نکال دیا ہے اور ان کا دور تک تعاقب کر کے ایک بڑی تعداد کو سمندر میں ڈبو دیا۔ درنہ میں جنگ ہو رہی ہے ہماری فوج فتح پر فتح پا رہی ہے دشمنوں کی ایک بڑی جماعت نے ہتھیار ڈال دئے جس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ - گورنر طرابلس نے اطلاع دی ہے کہ قبائل خوارج کے شیخ نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی زبانی جو شیخ مذکور کیطرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ شیخ سنوسی نے اٹلی والوں کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس میں شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہیں۔ ہماری فوج کا ایک حصہ جس کی تعداد دس ہزار ہے میدان جنگ میں شریک ہونے کے روانہ ہو گیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان مہیا ہونے کے بعد چند دنوں میں روانہ کی جاوے گی۔ ممبر موصوف جو شیخ کا پیغام لائے ہیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس جدید ساخت کے اسلحہ ہیں اور اناج کے ذخیرے اور مال نقد اس قدر موجود ہے کہ برسوں تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے۔

اٹلی کے مصائب۔ اٹلی کے شہر تروبو تیلا میں ایک گندھک کی کان میں آگ لگ گئی جس کے اندر بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ دو مردہ لاشیں اور دس زخمی نکال لئے گئے ہیں باقی لوگوں کے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے دم گھٹ کر مر جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھٹا چھا رہی ہے پچھلے سال سینا کے زلزلے نے لاکھوں جانیں لیں اب کہیں ہیضہ صفایا کر رہا ہے کہیں کانوں میں آگ لگ رہی ہے۔ ادہر طرابلس میں جدا ہنگامۂ کارزار گرم ہے جہاں ہر روز ہزاروں اطالین لقمۂ تیغ ہو رہے ہیں اگر اس اثناء میں اٹنا کا آتش فشاں اژدہا اپنی قدیمی عادت کے موافق کروٹ بدلے تو اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقتولین۔ عثمانی اخبارات نے ان شمار و اعداد سے جو انکو معتبر ذرائع سے موصول ہوئے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اعلان جنگ سے لیکر ۲۳ تاریخ تک طرابلس بنغازی اور درنہ کی نواح میں ترکوں نے آٹھ ہزار اطالین قتل کئے۔ ۶۰۰ اسیر ہوئے ترکوں کا نقصان بہت کم ہوا۔ (پیسہ)

نمک جلسہ ہمارے مخلص دوست منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو ریاست پٹیالہ سے سکرٹری صاحب صدر انجمن کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر جس قدر نمک خرچ ہو وہ

فہرست مبائعین

(وہ مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

قاضی فتح محمد صاحب محلہ نیاریاں۔ راولپنڈی +
بابو سراج الدین صاحب
بابو محمد عبد العزیز صاحب ملازم ڈاک خانہ کھوہار۔ گجرات +
امیر حسین صاحب
قاضی فیض طلب صاحب۔ پونچھ معرفت مرزا عبد الکریم تاجر کتب
محمد فرید خانصاحب کوٹ دفعدار رسالہ ۵۴ کیمل کور چھاونی لاہور
کامدار خانصاحب۔ احمد بخش صاحب۔ عبد الرحمن۔ اہرانہ
ڈاک راجے پور۔ ضلع ہوشیارپور +
عبد اللہ صاحب کانسٹیبل نمبر ۱۷ پولیس لائن فیروز پور
اہلیہ ثانی سید علی کریم صاحب۔ مونگیر۔ ڈاک خانہ سورجگڈھ
مولوی شیخ عالم صاحب معہ اہلیہ و دختر ملک برار ضلع امراوتی
سردار گوندل صاحب ولد اللہ دتا صاحب آباد کار چک نمبر ۹۹
شمالی علاقہ سرگودہ +
محمد بخش صاحب مراسی۔ شیخپور ریور۔ گجرات +
منشی فضل کریم صاحب۔ موضع دہرم۔ ضلع سیالکوٹ +
محمد عبد العزیز صاحب۔ محلہ پورب سرائے۔ مونگیر +
سید عبد الغفار صاحب تاجر کتب۔ دلاور پور۔ مونگیر
ڈاکٹر عبد الغفار صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ
شفاخانہ لشکر درہ ضلع کوہاٹ +
مولوی جلیل خاں صاحب و رابعہ معرفت مولوی عبد الماجد
صاحب پروفیسر کالج۔ بھاگلپور +
حافظ حمید و صاحب۔ محمد سمیع خاں صاحب معرفت
مولوی الہی بخش صاحب۔ محلہ ندیسر بنارس +
اشراق الدین احمد صاحب۔ بنگال۔ ضلع میمن سنگھ +
والدہ فتح علی و اہلیہ فتح علی صاحب۔ اگووال ضلع گجرات +
موج الدین صاحب ارائیں موضع بہبیاں ضلع ہوشیارپور +
عنایت اللہ صاحب پٹواری حلقہ ۱۲ معہ اہلیہ و فرزندان
محمد مستقیم و عبد العزیز۔ ضلع بالیاں سرہند۔ پٹیالہ +
نبی بخش صاحب علماء امام مسجد۔ شیخ پور۔ گجرات +
کریم اللہ ساکن پایل۔ ۔ ۔ پٹیالہ +
محمد قمر اللہ صاحب۔ نمبر ۴۷۔ بیٹھک خانہ روڈ۔ کلکتہ
مولوی فتح محمد صاحب ولد وغہ چنگی۔ ہریانہ۔ ریاست پٹیالہ +

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار مشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ، دہلی۔ مظفر گڈھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار بخت و بیز قطع و برید و دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی مظفر گڈھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہو گی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۱/۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صلح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر بیس سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج و دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔ محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک گکے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے۔ ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۱/۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +